شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہٗ

جن خوش نصیبوں نے ایمان کے ساتھ سرکارِ عالی وقار صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم کی صحبت پائی، چاہے یہ صحبت ایک لمحے کے لئے ہی ہو اور پھر اِیمان پر خاتمہ ہوا انہیں صحابی کہا جاتا ہے۔ یوں توتمام ہی صحابۂ کرام رضیَ اللہُ عنہم عادل، متقی ،پرہیز گار، اپنے پیارے آقا صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم پر جان نچھاور کرنے والے اور رضائے الٰہی کی خوش خبری پانےکے ساتھ ساتھ بے شمارفضائل و کمالات رکھتے ہیں لیکن ان مقدس حضرات کی طویل فہرست میں ایک تعداد ان صحابہ رضیَ اللہُ عنہم کی ہے جوایسے فضائل و کمالات رکھتے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور ان میں سرِ فہرست وہ عظیم ہستی ہیں کہ جب حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: رسولُ اللہ صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم کے بعد (اس اُمّت کے) لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو حضرت سیّدنا علی رضیَ اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ۔([1]) اے عاشقانِ رسول!آئیے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی ذاتِ گرامی سے متعلق چند ایسے فضائل و کمالات پڑھئے جن میں آپ رضیَ اللہُ عنہ لاثانی و بے مثال ہیں۔

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اُمّتِ مُصطَفَوِیَّہ کے ہادی ورَہبر، ملّتِ اسلامیّہ کے ماتھے کےحسین جھومر، جانشینِ پیغمبر، عاشقِ اکبر،امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام عبد اللہ ، کنیت ”ابو بکر“ جبکہ لقب” صدّیق“ و” عَتِیْق“ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عامُ الفیل کے دو سال اور چند ماہ بعد مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔(تاریخ ابنِ عساکر،ج 30، ص446،19)

حلیہ:آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رنگ سفید،جسم دبلا اور رُخسار کم گوشت والےتھے ،چہرۂ اقدس اور ہاتھ کے پشت کی رگیں واضح نظر آتی تھیں۔ (الریاض النضرۃ،ج1،ص82،تاریخ الخلفاء،ص25)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قبولِ اسلام سے پہلے نہ صرف کامیاب تاجر تھے بلکہ اپنے عمدہ اَخلاق اور حسنِ معاشرت کی وجہ سے اپنی قوم میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے، دیگر سردار مختلف اُمور میں آپ سے مشورے بھی کیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر،ج 30، ص36، ملخصاً) 16یا 18سال کی عمر میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے فیض یاب ہوئے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو فوراً نورِ ایمان سے اپنے سینے کو منور کرلیا، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر 38 سال تھی۔

(فیضانِ صدیق اکبر ،ص:40ملخصا)

کمالات و فضائل: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انبیا ومرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔(آزاد) مردوں میں سب سے پہلے ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ (ترمذی،ج5، ص411، حدیث: 3755) رحمت ِعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں17 نمازیں پڑھانے کا شرف بھی حاصل کیا ،آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے سب سےپہلے قرآن شریف کو جمع کیا۔ (عمدۃ القاری،ج 13، ص534، تحت الحدیث: 4986) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بھی صحابی، والد بھی صحابی، بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور نواسے بھی شرف ِصحابیت سے سرفراز ہوئے۔ (تاریخِ ابن عساکر،ج 30، ص19) یہ ایسے اِعزازات ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوئے۔

اَخلاقِ کریمہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ذہانت و فطانت، علم و حکمت، نور ِ فراست، سنجیدگی و متانت ،قناعت و شجاعت ا ور صداقت میں بے مثال تھے۔ عشقِ رسول، خوفِ خدا ،تقویٰ و پرہیز گاری ، جاں نثاری ،ایثار وقربانی اور پارسائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ سادگی، عاجزی، بُردباری، ایمانداری، نرم رَوی، رحم دلی، فیاضی اور غریب پروری آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاقِ حَسَنہ کا ایک حصہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مصیبت زَدوں کی غم خواری کرتے ، پریشان حالوں کی داد رَسی کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے ، کسی کا انتقال ہوجانےپر اس کے گھر والوں سے تعزیت کرتے، ذاتی رقم ادا کرکے نَو مسلم(نئے مسلمان ہونے والے) غلاموں کوان کے ظالم آقاؤں سے خرید کر آزاد کردیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تلاوتِ قراٰن فرماتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور زارو قطار رونے لگ جاتے۔ (شعب الایمان،ج1، ص493، حدیث:806) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے عمدہ اَوصاف اور بے داغ کردار کے مالک تھے کہ قبولِ اِسلام

سے پہلے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ ہی کبھی برے کاموں کے قریب گئے۔(ارشاد الساری،ج 8، ص370) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کے بعد کسی نے پوچھا: کیا آپ نے دورِ جاہلیت میں شراب پی تھی؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ہمیشہ اپنی عزت اور انسانیت کی حفاظت کرتا تھا جبکہ شراب پینے والے کی عزت وغیرت دونوں ضائع ہوجاتی ہیں۔(کنز العمال، جزء 12،ج6، ص220، حدیث: 35593)

اِسلام کی مدد:آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام کی تبلیغ اور مدد و نصرت کے لئے کُھلے دل سے اپنا ذاتی مال خرچ کیا کرتے تھے۔ جس دن اسلام لائے، آپ کے پاس چالیس ہزار(40,000) درہم یا دینار تھے، وہ سب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں خرچ کر دئیے۔ (الاستیعاب،ج3،ص 94) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتنی مالی خدمت کی کہ زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہو گئے : مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابوبکر کے مال نے دیا ۔ (ابن ماجہ،ج 1، ص72، حدیث: 94)

غزوہ بدر کا ہو یا اُحدکا ،معرکہ حُنین کا ہو یا فتح مکہ کا ،جنگ تبوک کی ہو یا خندق کی ،واقعہ صلحِ حدیبیہ اور بیعتِ رضوان کا ہویا معراج کی تصدیق کا،یا پھر ہجرتِ نبویہ کے ناقابلِ فراموش حسین لمحات ہوں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُونِس وغم گسار اور وزیر و مُشیر بن کر ہر ہر موڑ پر جاں نثار ی اور وفاداری کا ثبوت دیتے چلے گئے۔(تاریخ ابن عساکر،ج30، ص15، وغیرہ)

خلافت:رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمکے وصالِ ظاہری کے بعد تمام مہاجرین و انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور متفقہ طور پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہلا ”خلیفۃُالمسلین“ تسلیم کرلیا۔ (بخاری،ج 4، ص346، حدیث: 6830مفہوما)

آپ اپنے دورِ خلافت میں اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ڈٹے رہے ،نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے برسرِپیکار (جنگ پر آمادہ) ہوئے اور انہیں کیفرِ کردار (کئے کی سزا) کو پہنچایا، اپنی حکمتِ عملی سے نا پختہ ذہن رکھنے والے مرتد قبائل کی سر کوبی کی ،زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہادکا عَلَم (جھنڈا) بلند فرمایا اورانہیں شکست سے دوچار

کیا۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں عراق و شام کے کئی شہر فتح ہوئے جن میں اُردن، اَجنادِین، مقام ِحِیرَہ اور دَوْمَۃُ الْجَنْدَل کی فتوحات قابلِ ذکر ہیں ۔

یہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مختصر تعارف تھا

آئیے اب آپ کے وہ خصائص سنتے ہیں جو صرف آپ کا ہی حصہ ہیں

ث َانِیَ اثْنَیْنِ: اللہ پاک نے آپ رضیَ اللہُ عنہ کیلئےقراٰنِ مجید میں’’صَاحِبِہٖ‘‘یعنی (1،2 ’’نبی کے ساتھی‘‘ اور ’’ثَانِیَ اثْنَیْنِ‘‘(دو میں سے دوسرا)فرمایا،([2]) یہ فرمان کسی اور کے حصّے میں نہیں آیا۔

نام صِدِّیق: آپ رضیَ اللہُ عنہ کا نام صدیق آپ کے رب نے رکھا،آپ کے علاوہ (3) کسی کا نام صدیق نہ رکھا۔

رفیقِ ہجرت: جب کفّارِ مکّہ کے ظلم و ستم اور تکلیف رَسانی کی وجہ سے نبیِّ (4) اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مکّۂ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو آپ رضیَ اللہُ عنہ ہی سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّمکے رفیقِ ہجرت تھے۔

یارِ غار: اسی ہجرت کے موقع پر صرف آپ رضیَ اللہُ عنہ ہی رسولُ اللہ صلَّی اللہ (5) علیہ واٰلہٖ وسلّم کے یارِ غار رہے۔([3])

صرف ابو بکر کا دروازہ کُھلا رہے گا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (6) اپنے آخری ایام میں حکم ارشاد فرمایا: مسجد (نبوی) میں کسی کا دروازہ باقی نہ رہے،مگر ابوبکر کادروازہ بند نہ کیا جائے۔([4])

جنّت میں پہلے داخلہ: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: (7) جبریلِ امین علیہِ السَّلام میرے پاس آئےاور میرا ہاتھ پکڑ کر جنّت کا وہ دروازہ دکھایاجس سے میری اُمّت جنّت میں داخل ہوگی۔ حضرت سیّدناابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے

عرض کی: یَارسولَ اللہ!میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ابوبکر! میری اُمّت میں سب سےپہلے جنّت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔([5])

(8) **تین لُقمے اور تین مبارک بادیں**: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھانا تیار کیا اور صحابۂ کرام رضیَ اللہُ عنہم کو بُلایا، سب کو ایک ایک لُقمہ عطا کیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کو تین لُقمے عطا کئے۔ حضرت سیّدنا عباس رضیَ اللہُ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: جب پہلا لقمہ دیا تو حضرت جبرائیل علیہِ السَّلام نے کہا: اے عتیق! تجھے مبارک ہو ،جب دوسرا لقمہ دیا تو حضرت میکائیل علیہِ السَّلام نے کہا: اے رفیق! تجھے مبارک ہو، تیسرا لقمہ دیا تو اللہ کریم نے فرمایا: اے صدیق! تجھے مبارک ہو۔([6])

(9) **سب سے افضل**: حضرت سیّدنا ابو دَرْدَاء رضیَ اللہُ عنہ کا بیان ہےکہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کے آگےچلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے افضل کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوااور نہ ہی غروب ہوا۔([7])

(10) **گھر کے صحن میں مسجد**: ہجرت سے قبل حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہوئی تھی چنانچہ حضرت سیّدتنا عائشہ رضیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ہوش سنبھالا تو والدین دینِ اسلام پر عمل کرتے تھے،کوئی دن نہ گزرتا مگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دن کے دونوں کناروں صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابوبکر کو خیال آیا کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالیں، پھر وہ اس میں نماز پڑھتے تھےاور (بلند آواز سے) قراٰنِ مجید پڑھتے تھے،مشرکین کے بیٹے اور ان کی عورتیں سب اس کو سنتے اور تعجب کرتےاور حضرت ابوبکر کی طرف دیکھتے تھے۔([8])

(11) **سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے:** پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابوبکر ہے اور اگر میں اپنی اُمّت میں سے میں کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔([9])

(12) **حوضِ کوثر پر رَفاقت:** پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دفعہ حضرت صدیق رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: تم میرے صاحب ہوحوضِ کوثر پر اور تم میرے صاحب ہو غار میں۔([10])

(13) **سب** سے زیادہ مہربان: شفیع اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہِ السَّلام سے اِستِفْسار فرمایا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو سیّدنا جبریلِ امین علیہِ السَّلام نے عرض کی: ابو بکر (آپ کے ساتھ ہجرت کریں گے)، وہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت کے معاملات سنبھالیں گے اور وہ اُمّت میں سے سب سے افضل اور اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔([11])

(14) **صدیقِ اکبر کے احسانات:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چُکا دیا ہے، مگر ابوبکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک اُنہیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔([12])

(15) **خاص تجلّی:** پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اُونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی: یا رسولَ اللہ!اس پر سوار ہوجائیے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سوار ہوگئے پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ پاک تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک تمام بندوں پر عام تجلّی اور تم پر خاص تجلّی فرمائے گا۔([13])

وصال و مدفن:آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 22 جُمادَی الاخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ (یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات) مدینۂ منورہ (میں) مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ (63) سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی([14]) اور آپ رضی اللہ عنہ کوپیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔([15])اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❤ مرتب : محمد احمد رضا عطّاری